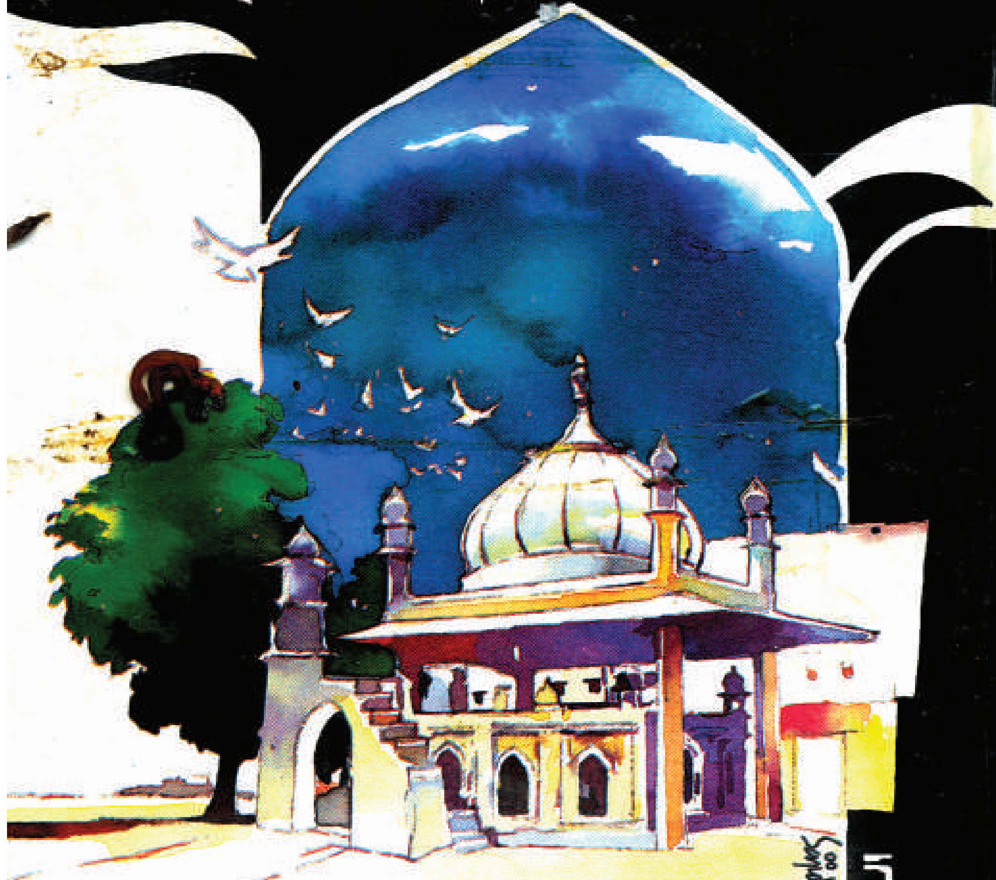
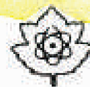
مقاماتِ مظہری

تالیف : حضرت شاہ غلام علی دہلوی



تحقیق و تعلیق و ترجمہ : محمد اقبال مجددی



اردو سائنس بورڈ

مقاماتِ مظہری

احوال و ملفوظات و مکتوبات

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ

۱۱۱۱ھ / ۱۷۰۰ء — ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۱ء

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی



اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال، لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر 175

طبع دوم : 2001ء
قیمت : -/300 روپے

ناشر

محمد اکرام چغتائی
ڈائریکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ
299- اپر مال، لاہور

ISBN - 969 - 477 - 055 - 6

مطبع : میو آرٹ پریس، 48 لوئر مال، نزد سیشن کورٹ، لاہور

فصل

آپ کے مکاشفات اور الہامات (۹۴)

آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں بے تابی (کے عالم میں) میں نے (سر پر) خاک ڈال لی ۔چونکہ یہ امرشرع میں اچھا نہیں ہے اس لیے (میرے باطن میں) ظلمت پیدا ہوگئی ۔ (اسی اثنا میں) میں نے خواب میں میر روح اللہ (۹۵) کو جو کہ حضرت شہید (میرزا مظہر) کے مخلص تھے' دیکھا کہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے انتظار میں تشریف فرما ہیں ۔میں نہایت شوق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ فرمایا ۔ معانقہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شکل شریف میں رہے اس کے بعد سید میر کلال (۹۶) رحمۃ اللہ علیہ کی شکل اختیار کرلی ۔

ایک روز میں عشاء کی نماز پڑھے بغیر ہی سو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور منع فرمایا اور (اس فعل کی) مذمت بیان فرمائی ۔

ایک بار خواب میں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم :

من رانی فقد رای الحق (۹۷)

(جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا)

آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی حدیث ہے ؟ فرمایا ہاں ۔

(میرا معمول تھا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پر ہمیشہ تسبیح و تحمید پڑھا کرتا تھا ۔لیکن ایک مرتبہ مجھ سے یہ عمل نہ ہو سکا ۔میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ عیہ وسلم اسی شکل میں جو شمائل ترمذی میں مذکور ہے ' تشریف لائے اور شکایت فرمائی ۔

ایک مرتبہ مجھ پر دوزخ کی آگ کے خوف کا شدید غلبہ ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا ۔

ایک بار میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو فرمایا کہ تیرا نام

عبداللہ اور عبدالمہیمن ہے ۔

ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میرے چہرے کا گوشت دو انگلیوں کے برابر حضرت سلطان المشائخ (۹۸) کے چہرہ مبارک کا سا ہوگیا ہے جو بدنما معلوم نہیں ہوتا ہے ۔

ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص حضرت سلطان المشائخ کا پیرہن لایا اور کہا کہ وہ تیرے پیر ہیں میں نے جواب دیا کہ میرے پیر تو میرزا جان جانان رحمۃ اللہ علیہ ہیں ۔ اس نے چند مرتبہ یہی تکرار کی ۔ آخر کہا کہ سلطان المشائخ آپ کے پیر صحبت ہیں ۔

ایک مرتبہ حضرت مجدد قدس سرہ تشریف لائے [۱۵۱] اور فرمایا کہ تو میرا خلیفہ ہے ۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نقشبند (۹۹) تشریف لائے اور میرے پیراہن میں داخل ہو گئے ۔

ایک روز ایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے ۔میں نے نام پوچھا تو فرمایا کہ "بہاء الدین" ۔

ایک بار ایک شخص ایک خلعت لایا اور کہا کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عنایت کیا ہے ۔مولانا خالد (۱۱۰) نے عرض کی کہ یہ خلعت قطبیت ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے انکسار کے طور پر اس مقام کا نام نہ لیا ۔

ایک روز میں حضرت خواجہ باقی باللہ (۱۰۱) رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا اور توجہ کی درخواست کی ۔حضرت مزار سے باہر آئے توجہ فرمائی ۔ دوپہر کا وقت تھا اس لیے میں جلدی اٹھ کھڑا ہوا پھر حسرت ہی رہی کہ جلدی کیوں کی ؟ (اس توجہ کی ایسی) کیفیت تھی جو بیان سے باہر ہے ۔

ایک روز حضرت خواجہ قطب الدین (۱۰۲) رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا میں نے کہا "شئی لله شئی لله" (اللہ کے لیے کچھ دیجیے ، اللہ کے لیے کچھ دیجیے) میں نے پانی سے بھرا ہوا ایک حوض دیکھا جس کے کنارے سے پانی باہر آرہا تھا (اس وقت) القا ہوا کہ تیرا سینہ نسبت مجددیہ سے پر ہے اس میں مزید گنجائش نہیں ہے ۔

ایک روز میں سلطان المشائخ کے مزار پر گیا میں نے توجہ کی درخواست کی ، فرمایا تمہیں کمالات احمدی حاصل ہیں میں نے عرض کی اپنی نسبت بھی عطا کریں ۔

انہوں نے توجہ فرمائی تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ میری طرح ہو گیا ہے اور میرا چہرہ ان کی مانند ' میں اس سے بہت محظوظ ہوا ۔

ایک مرتبہ میں حضرت خواجہ محمد زبیر (۱۰۳) رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر حاضر ہوا حضرت خواجہ تشریف لائے اور فرمایا کہ عبادت کثرت سے کیا کرو اس راہ (طریقت) میں عبادت کرنی چاہیئے تاکہ در تصرف کھل جائے ۔ میں نے عرض کی کہ آپ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے فرمایا (صرف) کثرت عبادت سے ۔

ایک بار میرا مکان معطر ہو گیا ۔ اوپر نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر (ایک) معطر اور منور روح جلوہ نما ہے اور اس کے گرد آفتاب کی سی شعاعیں ہیں ۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا (ماجرا) ہے ؟ پھر خیال آیا کہ یہ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہے یا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح ہے ۔

ایک مرتبہ اہل خانقاہ کے درمیان لفظی نزاع ہوا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ جو کوئی جھگڑا کرے اسے خانقاہ سے نکال دو ۔

ایک مرتبہ میرے مکان میں سیدۃ النساء (۱۰۴) رضی اللہ عنہا تشریف لائیں فرمایا کہ میں تمہارے لیے زندہ ہوں ۔

ایک مرتبہ میں نے مشکوک کھانا کھا لیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت شہید (میرزا مظہر) نے الٹی کی ہے اور فرمایا کہ ہر جگہ کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے ۔

ایک مرتبہ الہام ہوا کہ منصب قیومیت تمہیں عطا کیا گیا ہے ۔

ایک روز الہام ہوا کہ تجھ سے ایک نیا طریقہ جاری ہو گا ۔

ایک روز میں نے اپنے مکان کی کشادگی کے لیے عرض کی تو الہام ہوا کہ تو اہل و عیال نہیں رکھتا پھر کیا ضرورت ہے ؟

ایک روز میں نے ہمسائے کا مکان طلب کیا تو الہام ہوا کہ تم نے ہمسائے کو کیوں تکلیف پہنچائی اور اسے مکان سے باہر نکالا ۔

ایک روز میں حرمین الشریفین کی زیارت [۱۵۲] کا قصد کرکے نیم قد اٹھا تو یہ الہام ہوا کہ تیرا یہیں رہنا بہتر ہے ۔

ایک روز میں نے کہا "یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ" تو الہام ہوا کہ کہو "یا ارحم الراحمین شیئاً للہ" ۔

ایک روز الہام ہوا کہ حضرت سلطان المشائخ نے اپنے خلفاء دکن بھیجے تھے تم

اپنے خلفاء کابل اور بخارا بھیجو ۔ اللہ تعالیٰ کا کلام صوت اور لحن سے مبرا ہے ۔میں نے تین بار سنا ایک مرتبہ مدرسہ میں ' دو مرتبہ سکونتی مکان میں جس میں کہ ان دنوں مقیم ہوں یعنی خانقاہ شریف ۔

ایک رات میں نے کہا "یا رسول اللہؐ" آواز آئی " لبیک یا عبد صالح " ۔

فصل

آپ کی چند کرامات (۱۰۵)

سالکان راہ الٰہی اور طالبان فیض نامتناہی سے مخفی نہیں ہے کہ خدا کی محبت اور اتباع سید انبیاء علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام جیسی کوئی کرامت اور خرق عادت نہیں ہے اور یہ دونوں امر آپ کے "وجود باجود" میں بدرجہ کمال پائے جاتے تھے ۔سب سے بڑی کرامت اور سب سے افضل خرق عادت تو طالبوں کے باطنوں پر تصرف اور ان کے سینوں میں حضرت سبحانہ کے فیض و برکات کا القا کرنا ہے اور یہ امور آپ سے اس قدر ظہور پذیر ہوئے کہ ان کی تحریر کے لیے دفاتر درکار ہیں ۔

ہزاروں ارادت مندوں کے دل ذاکر کیے اور سیکڑوں جذبات و واردات الٰہیہ کو پہنچے ۔ اور بہت سے لوگوں کو مقامات و حالات عالیہ پر فائز کیا ۔لیکن کائنات میں تصرف اور غیب کی خبریں نفس امر کے مطابق الہام ہوئیں اور آپ کی دعا سے حل مشکلات اور حاجت برآری کے اس قدر واقعات ہوئے کہ لوگوں کے اکثر کام آپ کی دعا سے ہو گئے ۔ اور بہت سے عقدے حل ہوئے اور جیسا فرمایا ویسا بارہا ہوا ۔حقیقت اس کے مصداق ہے :

مطلق آن آواز خود از شہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود (۱۰۶)

آپ کا کلام کرامت نظام سراسر الہام ' خوارق اولیاء اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کا پرتو (تھا) بہت سے لوگ خواب میں آپ کا دیدار کرکے شرف یاب ہوئے اور طریقہ اخذ کیا ۔ اور عالی مقامات پر پہنچے اور اپنے وطنوں کو روانہ ہوئے ۔ طالبوں کی کثرت کے باوجود ہر ایک کو توجہ سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر